اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۱۷ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:- نذیر احمد افریقی

چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۲ آنے

۱۵ اگست ۱۹۳۵ء — ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

پیشۂ طبابت ۳-۴

زمین کی گردش ۴-۵

کلمات طیبات ....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۷-۹

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح.. ۹-۱۱

احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے؟ صہ ۱۲

حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر احراری حملہ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار صہ ۱۴

رپورٹ ہائے لجنات ۱۴-۱۷

قربانیوں کا موقعہ ۱۷-۱۸

وصیت۔ انعامی معمہ ... صہ ۱۹

مبارکباد بر تولد فرزند ارجمند حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ

یہ پیدا ہونا فرزند نرینہ کا مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہو میرے مولا مبارک ہو
تری نسلاً بعید اً جو کہ الہام مسیحا تھا
ہوا ہے دیکھ لو ہر رنگ میں پورا مبارک ہو
ہوا کان رسالت میں یہ ہیرا اک نیا پیدا
پُر از انوار یزداں گوہر یکتا مبارک ہو
تمام اُن مومنوں کو جو دعائیں کرتے رہتے ہیں
مسیح و مہدیٔ دوراں کا یہ پوتا مبارک ہو
مبارک حضرت ام المؤمنین کو صد مبارک ہو
سُرورِ قلب نورِ چشم یہ ننھا مبارک ہو
لب نازک ہیں ورق گل تو آنکھیں نرگس شہلا
چراغ دودۂ احمدؑ رُخ زیبا مبارک ہو
مبارک سر پہ دائم عزت و اقبال کی ٹوپی
تن نازک پہ بڑھتی عمر کا کُرتا مبارک ہو
جوان بخت و بلند اقبال خادمِ دین احمدؐ کا
زمین حق پہ زیر خیمۂ خضرا مبارک ہو
دُعا ہے بس یہ فرحت کی مری مولا مرے ہادی
مرادیں سب کی پوری اور پھر صدہا مبارک ہو

یہ ایک پرانی نظم ہے۔ جو غالباً اپنے جذبات مسرت کے مطابق پاکر محترمہ فرحت سلطان صاحبہ مسنز ڈاکٹر خادم حسین صاحب فیض آبادی نے برائے اشاعت بھجوائی ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء

پیشۂ طبابت

اخبار مصباح مورخہ ۱۵ جولائی میں پیشۂ طبابت کے عنوان کے ماتحت ایک مضمون نظر سے گزرا۔ اور اس مضمون میں بعض باتیں کچھ ایسی نامناسب ہیں۔ کہ ان کا اخبار میں آنا مجھے برا معلوم ہوا۔ اگرچہ مناظرہ میں ایسے الفاظ جن سے اپنی تائید مدنظر ہو پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ فریق ثانی اسوقت اسکا ویسا ہی جواب دے سکتا ہے۔ لیکن اخبار میں ایسا مضمون ارسال کرتے وقت ذرا احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اخبار میں چونکہ ایک عام بات ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہو کہ اس قسم کا مضمون کئی لوگوں کی دلشکنی کا موجب ہو۔

بیشک ڈاکٹری بہت مفید کام ہے اور اس سے خلق خدا کا اور ڈاکٹر کا اپنا بھی بھلا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر میں اس مضمون کی بعض دوسری باتوں کے متعلق کچھ لکھنا چاہتی ہوں۔

مضمون نگار بہن نے لکھا ہے۔ کہ جو عزت اور احترام ایک لیڈی ڈاکٹر حاصل کر سکتی ہے وہ کوئی استانی Cat - Rat - رٹوانے سے حاصل نہیں کر سکتی۔

میں دریافت کرتی ہوں۔ کہ جو لڑکی لیڈی ڈاکٹر بنے گی۔ کیا وہ بغیر Cat. Rat کے رٹنے کے ہی بنجائیگی یا اس کو پہلے Rat- Cat کے رٹوانے والی کا محتاج ہونا پڑیگا۔ اور پھر ڈاکٹری تو علیحدہ وہ اسکے رٹے بغیر نرسنگ تک کی تعلیم بھی حاصل نہ کر سکے گی؟

دوسری بات جو زیادہ اہم ہے۔ اور جس نے مجھے اس بحث میں پڑنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ "جس قدر مال و دولت نیکی و تقوٰی لیڈی ڈاکٹر کما سکتی ہے۔ وہ بیچاری استانی کو کہاں نصیب؟" مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ آیا ایک عورت کے استانی بنتے ہی نیکی اور تقوٰی کی راہیں اس "بیچاری" کے لئے بند ہو جاتی ہیں یا یہ کہ وہ خود ہی نیکی اور تقوے کو بالائے طاق رکھدیتی ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ ہو سکتا ہے کہ ایک استانی محض اس لئے استانی کا کام

کر رہی ہو کہ اس سے خلق خدا کو فائدہ پہنچے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ڈاکٹر صرف اسلئے یہ پیشہ اختیار کر رہا ہو کہ اس سے اس کے نفس کو نفع حاصل ہو گا۔ اور اس بات کو تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ انسان عالم الغیب نہیں ہو سکتا۔ البتہ تبلیغ کے لئے ڈاکٹری زیادہ بہتر ذریعہ ہے۔ مگر اس شخص کے لئے جو بہترین اخلاق کا وارث ہو۔ اور یہ کام محض تبلیغ کے مقصد سے کر رہا ہو نہ کہ دوسرے دنیوی فوائد کی خاطر۔ لیکن وہ شخص جو محض دنیوی نفع کی غرض سے ڈاکٹری کر رہا ہے۔ اگر وہ کسی وقت تبلیغ بھی کرے۔ تو اس کی ڈاکٹری تبلیغ کے راستہ میں حائل ہو گی ؛

اور اس لحاظ سے اگر ایک استانی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بن کر لڑکیوں کو تعلیم دیگی اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی تلقین کرے گی۔ تو ضرور اس کا نہایت عمدہ اثر طالبات پر پڑیگا۔ اور وہ قوم کے لئے (ڈاکٹر سے) کچھ کم مفید نہ ہو گی ؛ اور اگر اس کی شاگرد دیں غیر مذہب کی ہونگی تو اسی طریقہ سے بھی وہ اپنی خوش اخلاقی اور دیگر نیک عادتوں سے ان کے دل میں گھر کریگی۔ اور یہ ایک ایسی صورت ہے کہ اس سے بھی اس کے مذہب کو بہت تقویت پہنچے گی ؛

بہر حال میرا مطلب یہ ہے کہ نیکی تقویٰ اور خوش اخلاقی کے ذریعہ ہی انسان اپنے مذہب کی بہترین تبلیغ کر سکتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک مزدور ہی کیوں نہ ہو ؛ اور اسی ذریعہ سے ہر قسم کے دینی دنیوی فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے کہ نیکی اور تقویٰ صرف ڈاکٹر ہی حاصل کر سکتا ہے۔ اور صرف وہی نیکی اور بدی میں تمیز کر سکتا ہے۔ اور دوسرا ہر شخص نیکی اور تقویٰ سے عاری ہے۔ بلکہ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ خواہ استاد ہو یا ڈاکٹر ؛

مجھے تو ان دونوں باتوں (یعنی ٹیچری اور ڈاکٹری) سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن نیکی اور تقویٰ والے معاملے سے اختلاف تھا۔ اور محض اسی لئے یہ مختصر سا مضمون لکھا ہے۔ فقط

(خاکسارہ آمنہ خاتون قادیان)

زمین کی گردش

پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ خیال تھا۔ کہ زمین ایک وسیع ہموار میدان کی مانند ہے۔ جسکی انتہا کسی کو معلوم نہیں۔ ان لوگوں کا خیال تھا۔ کہ زمین ہی دنیا کا مرکز ہے۔ اور یہ سمجھتے تھے کہ یہ ایک ہی جگہ پر قائم ہے۔ لیکن سورج چاند ستارے آسمان میں حرکت کرتے ہیں۔ مگر زمین بالکل ساکت اور ساکن ہے۔ سورج ہر روز طلوع و غروب ہوتا ہے۔ رات کو

ستارے صرف ہمارا جی بہلانے کے لئے نکلتے ہیں۔ (عیسائی مذہب نے اس خیال کو بہت اہمیت دی۔ کیونکہ ان کے خیال میں خدا یا خدا کے بیٹے کے زمین میں پیدا ہونے اور ایک مدت تک رہنے اور بالآخر صلیب دیئے جانے کیوجہ سے زمین کا یہ حق ہے۔ کہ اسے مرکزی حیثیت حاصل ہو۔ اور قرون وسطی میں جو سائنسدان اس خیال کیطرف گئے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ انہیں کلیسیا کیطرف سے سخت تکالیف دی گئیں۔ اور بہتوں کو جان سے مار دیا گیا۔ مصباح) ؛

ناواقف انسان نہیں جانتا تھا کہ دنیا دوڑ دھوپ کا مقام ہے۔ اس کی ہر ایک چیز میں ایک خاص نظام ہے۔ مالک حقیقی نے کسی چیز کو بھی رائگاں نہیں پیدا کیا۔ ہر ایک کے ذمہ خاص ڈیوٹی ہے جس کے پورا کرنے کیلئے وہ چیز بیتاب ہے۔ پس اسی زمرہ میں زمین کے ذمہ بھی چند ڈیوٹیاں تھیں۔ جن کو بنی نوع آدم نہیں جانتے تھے ؛

زمانۂ حال کے ماہروں نے ایک حقیقت کو معلوم کیا۔ اور وہ یہ ہے کہ زمین دو گردشیں کرتی ہے۔ ایک اپنے محور کے گرد جو چوبیس گھنٹوں میں پوری ہوتی ہے اور اسی حرکت سے ہمارے دن رات پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری سورج کے گرد مدار شمسی پر جو تین سو پینسٹھ ۳۶۵ دن چھ ۶ گھنٹوں مشتمل ہے اور اسی سے ہمارے موسم بنتے ہیں ؛

اسوقت میں صرف دوسری گردش کے متعلق عرض کرونگا۔ سب سے پہلے آپ کو یہ جاننا ضروری ہے کہ جدید تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ہماری زمین جسپر ہم رہتے ہیں ایک سیارہ ہے ان سیاروں اور ستاروں میں سے جو آسمان کے عظیم الشان خطہ میں ہیں۔ اور تمام ستارے اور سیارے ایک نظام کے ساتھ سورج کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ یہ تمام سلسلہ نظام شمسی کے نام سے موسوم ہے۔ نیز ان کے درمیان ایک کشش ہے جس کو علم ہیئت کے ماہر کشش جاذبہ اور انگریزی میں گریویٹیشن کہتے ہیں۔ اور اسی کشش کی بدولت تمام سیارے جن میں ہماری زمین بھی شامل ہے سورج کے ساتھ ایک معینہ فاصلہ پر جکڑے رہتے ہیں ؛

پرانے زمانہ میں سورج کی نسبت یہ بھی خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ ستاروں کے درمیان سفر کرتا ہے۔ اور لوگ سورج کے آسما[illegible] کا بھی ذکر کرتے تھے ؛

لیکن صحیح بات یہ ہے۔ کہ سورج اور [illegible] حرکت نہیں کرتے بلکہ خود زمین۔ اگرچہ ظا[illegible] ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورج اور ستارے ہر [illegible] سے نکلتے اور ہمارے سروں پر سے گردش [illegible] ہوئے مغرب میں چھپ جاتے ہیں

یہ گردش ایسی ہے جیسا کہ ریل میں سفر کرتے وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ ہم کو باہر کی تمام چیزیں جھاڑیاں۔ درخت، مکان اور تار کے کھمبے حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ قائم ہوتے ہیں۔ اور خود ریل جس میں ہم سفر کرتے ہیں متحرک ہوتی ہے ؛

پس اُس وقت کسی ریل کے مسافر کا یہ کہنا کہ ریل حرکت نہیں کر رہی بلکہ یہ درخت تار کے کھمبے اور مکانات حرکت کر رہے ہیں۔ جیسی مضحکہ خیز بات ہے ویسا ہی آج بھی ساکنان ارض میں سے کسی کا یہ کہنا کہ زمین ساکن اور سورج متحرک ہے ناقابل قبول امر ہے ؛

اس کے علاوہ اور بھی شواہد قویہ ہیں جن سے دو اور دو چار کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ سورج جس کو عام لوگ متحرک سمجھتے تھے وہ ساکن ہے اور زمین جس کو ساکن جانا تھا۔ وہ گردش کرتی ہے۔ اُن میں سے ... یہ ہیں :۔

(۱) موسموں کی تبدیلی ؛

(۲) سورج کے غروب و طلوع ...ت کا مختلف علاقوں میں ...ت ہونا ؛

(۳) قطب شمالی اور قطب جنوبی ... کا دن اور چھ ماہ کی رات کا ہونا ؛

ہم بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے اس قول کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ زمین چپٹی اور بے حرکت ہے۔ جس کے کنارے کا کوئی پتہ نہیں۔ اور سورج گردش کرتا ہے۔ اب ہم اس قول کے قائل سے پوچھتے ہیں۔ کہ خدارا بتاؤ تو سہی اب جبکہ اس جگہ رات ہے امریکہ میں کس لئے دن ہے ؟ اگر سورج گردش کرتا ہے۔ تو چاہیئے کہ تمام روئے زمین پر تقریباً ایک ہی وقت میں رات ہو۔ نیز ہر وقت دن ہو۔ کیونکہ سورج کے سامنے چپٹی زمین کی اوپر والی سطح کے سوا.... اور کوئی جگہ نہیں۔ مگر اس سوال کے جواب میں اُس کی زبان کو گونگ پاتے ہیں ؛

پس ثابت ہوا۔ کہ اس کی یہ تمام باتیں اٹکل پچو ہیں۔ اور.. حقیقت یہی ہے۔ کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے ؛

(کلیم اللہ متعلم درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ قادیان)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیے (منیجر)

کلماتِ طیّبات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعودؑ کی ماموریّت۔

۸ مارچ ۱۸۸۵ء۔ یہ عاجز (مؤلف براہین احمدیہ) حضرت جلّ جلالہٗ کی طرف سے مامور ہوا ہے۔ کہ نبی ناصری اسرائیلی مسیح کی طرز پر کمال مسکینی، اور فروتنی، اور غربت، اور تذلّل، اور تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ اور اُن لوگوں کو جو راہِ راست سے بےخبر ہیں، صراطِ مستقیم (جس پر چلنے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی عالم میں بہشتی زندگی کے آثار اور قبولیّت اور محبوبیّت کے انوار دکھائی دیتے ہیں،) دکھاوے۔"

خدا تعالیٰ کس کو ضائع نہیں کرتا

۲۰ اگست ۱۸۸۵ء۔ استغفار اور تضرّع اور توبہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے مولیٰ پر قوی اُمید رکھو۔ اور اُس کی ذاتِ بابرکات کو سب سے زیادہ پیارا بناؤ۔ کہ وہ اپنے قوی الیقین بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اپنے سچے رجوع لانیوالوں کو ورطۂ غموم میں نہیں چھوڑتا۔

رات کے آخری پہر میں اُٹھو۔ اور وضو کرو۔ اور چند دوگانہ اخلاص سے بجالاؤ۔ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو:۔

حضرت مسیح موعودؑ کی آڑے وقت کی دُعاء

اے میرے محسن اور میرے خدا! مَیں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تونے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تونے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی۔ اور اپنی بیشمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھکو میرے اس غم سے نجات بخش۔ کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین! ثم آمین!!

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے۔ کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ جوشِ دلی چاہیئے۔ اور رقّت اور گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے۔ اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے۔"

(مکتوب بنام حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحبؓ مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۶)۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاء بیت اللہ میں۔

۱۸۸۵ء۔ حضرت صوفی منشی احمد جان صاحب مرحوم مغفور لدھیانوی جب حج بیت اللہ کے لئے جانے لگے۔ تو حضرت

اقدس ؑ نے اُن کو یہ خط لکھا تھا۔ غور کرو۔ کہ حضرت اقدس ؑ اپنے ایک مکرم دوست کو وصیت کرتے ہیں۔ کہ بیت اللہ میں ان کی طرف سے بلا تغیر الفاظ اُن کی یہ دعا پڑھ دیں۔ کہ اَے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے۔ اور جس خدمت کے لئے تو نے مجھے جوش بخشا ہے الخ۔ ان الفاظ سے کس قدر فوق العادۃ طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ کو اپنے منجانب اللہ ہونے کا یقین و اثق کب سے اور کس قدر ہے۔

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں۔ کہ جب آپکو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ مُیسّر ہو۔ تو اُس مقامِ محمود اور مبارک میں اِس احقر عباد اللہ کی عرض اِنہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دِل گذارش کریں۔ کہ

(اَے ارحم الراحمین! ایک تیرہ بندہ عاجز اور ناکارہ پُرخطا اور نالائق غلام احمدؑ جو تیری زمین مُلکِ ہند میں ہے، اُس کی یہ عرض ہے کہ اَے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو! اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے۔ اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنے ہی راہ میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اُٹھا۔ اَے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے۔ اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اُس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہونچا۔ اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجتِ اسلام مخالفین پر اور اُن سب لوگوں پر جو اسلام کی خوبیوں سے بیخبر ہیں، پوری کر۔ اور اس عاجز اور اس کے دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے سایہ اور ظلِّ حمایت میں رکھکر دین و دنیا میں آپ اُن کا متکفل اور متولی ہو جا۔ اور سب کو اپنے دار الرضا میں پہونچا۔ اور اپنے رسول مقبول ؐ اور اس کے آل و اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا ربّ العالمین۔)

یہ دعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے۔ کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کیطرف سے کریں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمدؐ

مکرر کہ خط ہذا بطور یادداشت اپنے پاس رکھیں۔ خط دیکھکر بتمامتر حضور و رقت دل دعا کریں۔ والسلام"

اس خط کی پوری پوری تعمیل کیگئی یعنی

حضرت منشی احمد جان صاحب جن کے نام یہ خط ہے۔ بخیر و عافیت حج کو گئے۔ اور وہاں پہونچکر حسب الحکم اِس خط کو باآواز بلند پڑھا اور ساتھ کی جماعت آمین کہتی رہی۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲-۲۳ صفحہ ۱۳ و ۱۴)

پیغمبروں جیسا کام

۲۶ جولائی ۱۸۸۷ء

"آج ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک جان کی طرح ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کو صدمہ پہنچانے کے لئے بہت زور لگا رہے ہیں۔ میرے نزدیک آج جو شخص میدان میں آتا ہے۔ اور اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے فکر میں ہے وہ پیغمبروں کا کام کرتا ہے۔"

(از مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۳)

اسلام کی حقیقی فتح کس میں ہے؟

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء

"اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے۔ کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے۔ اُسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں۔ اور اپنے نفس اور اُس کے جذبات سے بکلّی خالی ہو جائیں۔ اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے۔ اور بکلّی مرضیاتِ الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اِس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے۔ اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے۔ اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے۔ اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں۔ اور ہمارا وہ قدیم خدا بھی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے۔ یہی فتح حقیقی ہے۔ جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تو مجرّد عقلی فتح اُنہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی مَیں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے یہ روشنی پیدا کریگا اور اپنے ضعیف بندوں کا آمرزگار ہوگا۔" (منقول از سبز اشتہار)

اسمعو صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار

انسانی ہستی کا عالم وجود میں آنا اپنے اندر خاص غرض و غایت اور ایک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ انسان کی پیدائش اور اس کی زندگی ایک مقصد اعلیٰ کے حصول کے لئے ہوئی جیسا کہ خداوند عالم اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔

ترجمہ:۔ مَیں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میرے حقیقی عبد بنیں۔ پس انسانی زندگی کا اصل مدعا خدا تعالیٰ کی عبادت یعنی اسی کے لئے ہو جانا اور اپنے خالق حقیقی کے اندر فنا ہو کر اُس کی محبت اور رضا میں محو ہو جانا ہے۔ چنانچہ اِس مقصد اور اس مرتبہ کو

یاد دلانے کیلئے ہم مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ۔ ترجمہ:۔ یعنی نجات یافتہ وہ شخص ہے جو اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کیلئے اس کی راہ میں قربانی کی طرح رکھدے۔ اور نہ صرف نیت سے بلکہ نیک کاموں سے اپنے صدق کو دکھلاوے۔ جو شخص ایسا کریگا۔ اسکا بدلہ خدا کے نزدیک مقدر ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہونگے۔ کہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے جس کی ربوبیت تمام عالم پر محیط ہے۔ کوئی چیز اسکی شریک نہیں ہے۔ نہ مخلوق کو کسی قسم کی شراکت اسکے ساتھ ہے۔ مجھے حکم ہے کہ میں ایسا کروں۔ اسلام کے مفہوم پر قائم ہونیوالا خدا کی راہ میں اپنے وجود کو قربانی دینے والا سب سے اوّل میں ہی ہوں آؤ میری راہ اختیار کرو۔ ورنہ خدا سے دور جا پڑو گے۔ انسے کہدو کہ خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو میری راہ پر چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ اور تمہارے گناہ بخشدے۔ اللہ بخشنے والا اور بہتر رحم کرنیوالا ہے۔ لیکن افسوس آج مسلمان اس پاکیزہ تعلیم کو بھول گئے۔ اپنے پیارے نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنا چھوڑ دی۔ قرآنی تعلیم کو نظرانداز کر دیا آج ان کے دل مردہ ہو چکے۔ ان کی زندگیاں بیکار ہو چکیں۔ خدا شناسی اور اس کی حقیقی محبت ان کے دلوں سے جاتی رہی۔ اسلامی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ع

نور دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار

اس عظیم الشان مقصد کو جسکے لئے انکی پیدائش مقدر کیگئی تھی بھلا دیا۔ پس ضرور تھا کہ روحانی تپش کے بعد روحانی بارش نازل ہو۔ تاریک و تار رات کے بعد صبح صادق کا ظہور ہو۔ دلوں کا ایمان جو ثریا پر پہنچ چکا تھا۔ اس کو لانے کیلئے فارسی النسل شخص آئے۔ اور ان بھولے ہوئے مقصد کی یاد دہانی کیلئے کوئی مامور و مرسل پیدا ہو۔ پس آنحضرتؐ کی قوت قدسی ظہور میں آئی۔ آپؐ کی بعثت ثانیہ کا وقت آ پہنچا۔ ایک سورج نکلا جس نے اپنی شعاعوں سے اطراف عالم میں اجالا کر دیا۔ اس شدید گرمی کے وقت میں ایک بادل اٹھا جسنے پیاسی زمین پر رحمت کی بارشیں کیں۔

پس آنحضرت صلعم کا ظل و بروز خدا کا فرستادہ عیسٰے ہو کر قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہوا یعنی اللہ کے جری تمام انبیاء کے حلوں میں حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی معہود ہو کر ظاہر ہوئے۔ خدا کے اس برگزیدہ سچے مرسل نے دنیا میں خدا کی محبت کا بگل بجایا۔ اس نے اسلام کو از سر نو تازہ کیا۔ اس نے کہا "دین کو دنیا پر مقدم کرو" اس نے لوگوں کو تعلیم دی۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ کہ میری نماز میری قربانی میرا زندہ رہنا میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے جسکی ربوبیت تمام عالم پر محیط ہے۔ اس نے ایک صور پھونکا اسکا نغمہ روحانی عجیب نغمہ تھا۔ اس نے مردہ دلوں کو زندگی بخشی۔ اس نے دنیا میں بیدار مغزی پیدا کی۔ خالق و مخلوق کے درمیان اس منقطع رشتہ کو پھر قائم کیا۔ خدا کی محبت اور اس کی عظمت کو قائم کیا۔ اسکی آواز ایک عجیب آواز تھی۔ اس نے کہا:۔

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحید پاک
تا لگا دے از سرِ نو باغِ دیں میں لالہ زار
دوش پر میرے وہ چادر ہے کہ دی اس یار نے
پھر اگر قدرت ہے اے منکر تو یہ چادر اُتار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتیٔ دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرق ایں جدار

پس اے لوگو! اس مامور من اللہ اور اس مصلح امن آشتی کے شہزادہ کو جو دنیا میں ایک غیر فانی نور لایا ہے قبول کرو تا روحانی موت سے بچکر ابدی زندگی پاؤ اسی کو قبول کرو۔ یہی تم کو منزل مقصود تک پہنچائیگا۔ آؤ جلد اسے قبول کرو۔ اُسنے دنیا میں ایک عجیب سماں پیدا کر دیا ہے:

اُس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
اُس نے نشاں دکھائے طالب سبھی بلائے
سوتے سبھی جگائے بس حق نما یہی ہے

(خاکسارہ زینت آرا بنت پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ سٹوڈنٹ کمرشیل ہاؤس امین آباد پارک لکھنؤ)

مضمون نگار خواتین مطلع رہیں پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ کاغذ کو درمیان میں شکن ڈالکر اسکے دائیں کالم میں مضامین لکھے جائیں اور بایاں کالم خالی رہنے دیا جائے لیکن اس طرف بہت کم توجہ فرمائی گئی ہے۔ آئندہ اگر اس امر کو ملحوظ نہ رکھنے کیوجہ سے کوئی رپورٹ یا مضمون درج اخبار نہ ہو سکا۔ تو اس کی ذمہ واری ایڈیٹر پر نہ ہو گی: (ایڈیٹر)

احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے؟

احمدیت ایک ایسا نور ہے جسے نہ کوئی دنیا سے مٹا سکتا ہے اور نہ مٹا سکیگا۔ اس نور کی شعاعیں ساری زمین کے کناروں تک پہنچینگی۔ اور اس کی حکومت تمام دنیا پر ہوگی جو دشمن اس نور کو مٹانے کی کوشش کریں گے وہ خود مٹینگے مگر اس کو ذرا بھر بھی ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ یہ خدا کے ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہے۔ احمدیت ہم سے ہمارا مال و جان ہمارا سب کچھ چاہتی ہے۔ اگر ہم سے تبلیغ نہیں ہوتی تو ہم دعائیں کریں روزے رکھیں اور چندے دیں۔ اسی سے بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ جہاں جہاں آپ رہتی ہیں اگر آپکا کوئی ہمسایہ غیر احمدی ہے۔ تو آپکا فرض ہے کہ عورتوں ہی کو اس نور کیطرف لے آئیں۔ اور ان کو دھوپ سے نکالکر چھاؤں میں بٹھادیں آپکو بھی خدا اجر دیگا اور اُس کا بھی بھلا ہو جائیگا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پیارے دین کے پھیلانے میں سر توڑ کوشش کریں۔ تا ہمارا دین تمام دنیا میں جلدی پھیلے۔ چاہے کوئی مارے، گالیاں دے، کتنی ہی بد زبانی کرے۔ لیکن ہم صبر و تحمل سے کام لیں تو ہم جلدی ہی انشاء اللہ کامیاب ہو جائینگے۔

آج کل جتنی بھی ہماری مخالفت کی جارہی ہے اُتنی ہی خدا کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔

بیشک جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیجاتی ہیں۔ اور انہیں (نعوذ باللہ) کاذب کہا جاتا ہے۔ تو ہمارے دل پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہماری جماعت صبر و تحمل کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی اور سمجھتی ہے کہ آخر ہمارے واسطے ہی کامیابی ہے۔ جب ہم سچے ہیں تو پھر ہمیں کیا پرواہ ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو آج ہمارے دشمن ہیں کل ضرور ہدایت پا جائینگے اور دین کی اشاعت کیلئے ہر طرح کوشش کرینگے۔ اس لئے ہمیں کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئیے۔ یہ خدا کے پیارے نبی کی جماعت ہے۔ یہی خدائے تعالیٰ کا نام پھیلانے والی جماعت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے نیچے ہے۔ جب ہمارے ساتھ خدا ہے تو ہمیں انکی مار اور گالیوں کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اگر ہم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہر حکم مانتی چلی جائیں تو پھر ہمارے لئے یقینی طور پر کامیابی ہے۔ ؎

یقیں جانو ہمارے واسطے پھر کامیابی ہے
عدو کیواسطے دونوں جہانوں میں خرابی ہے

(صالحہ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب قادیان)

حضرت میاں شریف احمد صاحب پر احراری حملہ کیخلاف غم و غصہ کا اظہار

مورخہ ۱۲/۸/۳۵ کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ اٹھوال ضلع گورداسپور کا ایک جلسہ زیر صدارت نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری سلطان بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

مندرجۂ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:-

مورخہ ۸/۳۵ کو قادیان میں ہماری ایک واجب الاحترام ہستی صاحبزادہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ خصلت احراری نے قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اس رنجیدہ خبر کو سُنکر ہمارے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگی ہے۔ یہ جلسہ اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ احراریوں کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس میں حکومت کے بعض کوتہ اندیش حکام کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر حکام متعلقہ شروع سے ہی اس فتنہ کو مٹانے کی کوشش کرتے تو آج یہ المناک حادثہ رونما نہ ہوتا۔ یہ جلسہ حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکام متعلقہ کو تبدیل کرکے آئندہ کے لئے اس مصیبت کو دُور کرے۔ نیز حملہ آور کو قرار واقعی سزا دے کر برطانوی عدل و انصاف کا ثبوت دے۔

یہ جلسہ اس احراری کے اس ناپاک فعل کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا۔ حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دعاء کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری مقدس ہستیوں کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اس کارروائی کی نقل حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے صاحب بہادر۔ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ لیڈی صاحبہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے صاحب بہادر۔ لیڈی صاحبہ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور۔ حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب قادیان۔ اخبار "الفضل" اور اخبار "مصباح" کو بھیجی جائیں۔

(خاکسارہ منیر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اٹھوال ضلع گورداسپور)

مضمون نگار خواتین

مصباح کی یہ بھی امداد ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے لئے اچھے سے اچھے مضامین بھیجے جائیں تاکہ یہ پرچہ ہر طرح سے مفید ہو کر خواتین میں مقبول ہو اور اس کی اشاعت بڑھے۔

(ایڈیٹر)

رپورٹ ہائے لجنات

احمدی مستورات سہارنپور کا تبلیغی جلسہ

۲ راگست بروز جمعہ احمدی مستورات سہارنپور کا ایک اجلاس زیر صدارت محترمہ طاہرہ صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اہلیہ صاحبہ شیخ فضل حق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات سنائے۔ عطیۃ الرحمٰن صاحبہ نے مصباح میں سے بہن امۃ الحفیظ صاحبہ کمپالہ کا مضمون جو کہ اخلاق پر تھا سنایا۔ اور خاکسارہ نے اپنا لکھا ہوا مضمون "خاتم النبیینؐ کا اصل مفہوم" کے موضوع پر پڑھا۔ اسکے بعد صدر صاحبہ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

نظم خوانی اور دُعا پر ٹھیک تین بجے اجلاس برخاست ہوا۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ والسلام

(احمدی بیگم احمدی بنت شیخ فضل حق صاحب سہارنپور)

لجنہ اماء اللہ ناسنور

مورخہ ۲۶ رجولائی ۱۹۳۵ء لجنہ اماء اللہ ناسنور کشمیر کا ایک خاص جلسہ زیر صدارت مریم بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ مریم بیگم صاحبہ نے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ کہ ہم نے اس سے پہلے بھی زیر سرپرستی محترمہ سارہ بیگم صاحبہ انجمن بنائی تھی افسوس ہے کہ ان کے قادیان تشریف لے جانے کے بعد اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ آج از سرنو ہم سب یہاں جمع ہو کر نئی انجمن کی بنیاد رکھتی ہیں خداوند کریم ہمیں صبر و استقلال عطا فرماوے۔ اس کے بعد نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم حمیدہ بیگم صاحبہ بنت قطب الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد دُرِّ ثمین میں سے ایک نظم قرآن کریم کی شان اور توحید باریتعالےٰ کے متعلق ساجدہ بیگم صاحبہ اور زینب بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد حمیدہ بیگم بنت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈار نے وفاتِ مسیح ناصریؑ پر تقریر کی اور مسیح ناصریؑ کی وفات ثابت کی۔ اس کے بعد محمودہ بیگم صاحبہ بنت عبد السلام صاحب ڈار نے ایک نظم پڑھی۔ اور آمنہ بیگم صاحبہ بنت عبد العزیز صاحب ڈار نے صداقتِ مسیح موعودؑ پر تقریر کی۔ حسب ذیل خواتین کے سپرد حسب ذیل عہدے کئے گئے:-

پریذیڈنٹ۔ مریم بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈار

سیکرٹری۔ حمیدہ بیگم صاحبہ " " " " " "

نائب سکرٹری آمنہ بیگم صاحبہ بنت عبد العزیز صاحب ڈار

محاسب۔ ساجدہ بیگم صاحبہ بنت عبد السلام صاحب ڈار

خزانچی۔ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت عبد القادر صاحب ڈار۔

سیکرٹری امور عامہ و تعلیم و تربیت صاحبہ بیگم صاحبہ بنت غلام رسول صاحب ڈار

(خاکسارہ حمیدہ بیگم بنت خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈار سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ گجرات

لجنہ اماء اللہ گجرات کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۴ ۵؍ ۳۵ بروز اتوار صبح ۷ بجے عاجزہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد لڑکیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی نظمیں جو زلزلوں کے متعلق ہیں پڑھکر سنائیں۔ پھر عزیزہ لطیف بیگم صاحبہ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کس وضاحت کے ساتھ پوری ہورہی ہیں۔ جس کا غیر احمدی بہنوں پر اچھا اثر ہوا۔ جلسہ ۹½ بجے برخاست ہوا۔ تمام احمدی بہنوں سے ملتمس ہوں۔ کہ ہماری لجنہ کی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز یہ بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں دشمن کی کمینہ اور ذلیل حرکات سے محفوظ رکھے۔ اور اپنے پیارے امام حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۔ والسلام

(راقمہ فیروز بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گجرات)

لجنہ اماء اللہ گنج ضلع لاہور

مورخہ ۶؍ ۵؍ ۳۵ کو لجنہ اماء اللہ گنج کا ایک جلسہ ہوا۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اسماعیل صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اہلیہ صاحبہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت پر مضمون سنایا۔ خاکسارہ نے نظم پڑھی اور بعد میں خاتم النبیین سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات سنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتاب "ذکر الٰہی" کا ایک حصہ پڑھا۔ بالآخر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ گنج کی عورتوں کی جماعت بہت ہی کمزور ہے بہنیں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین ۔

مورخہ ۵؍ ۳۵ کو لجنہ اماء اللہ گنج کا ایک جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب نے کی اور بعد میں کشتی نوح کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اہلیہ صاحبہ محمد دین صاحب نے نظم سنائی۔ اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب نے احمدیت کیا ہے کے موضوع پر اپنا بنایا ہوا مضمون پڑھا۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

والسلام

(خاکسارہ مریم بی بی از گنج ضلع لاہور)

رپورٹ ششماہی لجنہ اماء اللہ فیروزپور

پہلا اجلاس: بفضل خدا ہمارا سال رواں کا پہلا ماہواری اجلاس مورخہ ۶ جنوری ۱۹۳۵ء بمکان جناب بابو محمد فاضل صاحب اورسیر منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جنابہ سردار بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ سعیدہ صاحبہ نے نظم سنائی۔ اسکے بعد خاکسارہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مضمون پڑھ کر

سُنایا۔ وقت زیادہ ہو جانے کیوجہ سے پروگرام تجویز کر کے جلسہ دعا پر ختم کیا گیا ٭

دوسرا اجلاس :۔ ہمارا دوسرا اجلاس مورخہ ۳ ر فروری بروز اتوار زیر صدارت جنابہ والدہ صاحبہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم جنابہ سعیدہ صاحبہ نے کی۔ اسکے بعد عزیزہ صفیہ نے نہایت عمدگی سے نظم سُنائی۔ بعد ازاں مختلف بہنوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ جو نہایت دلچسپی سے سُنی گئی۔ خاتمہ پر دعا کی گئی ٭

تیسرا اجلاس :۔ ہمارا تیسرا ماہواری اجلاس بفضل خدا ۲۰ مارچ بروز اتوار ٹھیک صبح سات بجے جنابہ پریذیڈنٹ صاحبہ کے مکان پر۔ ... کیا گیا۔ محترمہ افتخار صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ جنابہ ممتاز صاحبہ نے نہایت عمدگی سے اپنا مضمون سنایا۔ بعد ازاں خاکسارہ نے پہلے اجلاس کا بقیہ مضمون سنایا۔ تمام ممبرات حاضر تھیں۔ جلسہ دعا پر ختم کیا گیا ٭

چوتھا اجلاس :۔ چوتھا اجلاس مورخہ ۵ ر مئی ۱۹۳۵ء بروز اتوار صبح سات بجے بر مکان جناب سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت منعقد ہوا۔ قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسارہ نے چند نصائح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں والدہ صاحبہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی نے ممبرات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تقریر کی۔ آئندہ جلسہ کیلئے پروگرام مرتب کیا گیا۔ اور جلسہ دعا پر برخاست کیا گیا ٭

پانچواں اجلاس :۔ سال رواں کا پانچواں اجلاس خدا کے فضل سے مورخہ ۲ ر جون ۱۹۳۵ء کو جنابہ پریذیڈنٹ صاحبہ کے مکان پر منعقد کیا گیا۔ سب سے پہلے جنابہ افتخار صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر جنابہ کلثوم صاحبہ اور سکینہ صاحبہ نے ملکہ خوش الحانی سے ایک نظم سُنائی۔ بعدہٗ بمطابق پروگرام جنابہ صدر صاحبہ نے ایک نظم سُنائی۔ بعد ازاں جنابہ رحمت صاحبہ نے مصباح میں سے ایک مضمون سُنایا۔ اسکے بعد آپ نے ایک نظم سنائی اور پروگرام بنا کر دعا پر جلسہ ختم ہوا ٭

چھٹا اجلاس :۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا چھٹا اجلاس مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو بر مکان جناب بابو محمد فاضل صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسارہ نے کی۔ بعد ازاں صفیہ بیگم صاحبہ نے نظم سُنائی۔ اسکے بعد محترمہ استانی عائشہ صاحبہ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پڑھکر سُنایا۔ وقت زیادہ ہو جانے کیوجہ سے دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔ تمام ممبرات بفضلِ خدا حاضر تھیں ٭

شکریہ میرے خالق حقیقی کے فضلوں کے طفیل آج ہماری سال رواں کی پہلی ششماہی کا پروگرام کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ میں کام کرنیوالی بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور آئندہ اُن سے پہلے کی نسبت زیادہ مستعدی کی اُمید رکھتی ہوں ؛ والسلام

(خادمہ رشید جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فیروزپور)

مصباح:۔ دُوسرے مقامات کی احمدی خواتین غور فرمادیں کہ آیا وہ لجنہ اماء اللہ فیروزپور اور لجنہ اماء اللہ اٹھوال ضلع گورداسپور جیسی باقاعدگی سے کام کر رہی ہیں یا اس سے بڑھکر ؛

قربانیوں کا موقعہ

ہمیں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ جس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دکھایا۔ کہ جسکے دیکھنے کیلئے بہت سے سعید الفطرت لوگ ترس ترس کر عالم انتظار میں ہی اس دنیا سے چل بسے ؛

یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے۔ کہ جسکے متعلق آج سے تیرہ سو سال قبل ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے لوگ پھر صحابہ کا درجہ حاصل کریں گے۔ یعنی صحابہ کرام کے نقش قدم پر چل کر ان کی طرح ہر ایک طرح کی قربانیوں میں حصہ لیکر اور خدا کی راہ میں ہر ایک طرح کے دُکھ اور تکلیف اٹھاکر صحابہ کہلانیکے مستحق ہونگے ؛

سو اے بہنو! اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے ہم کو ہر ایک قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیئے! اور جو بھی مطالبات آج احمدیت ہمسے کر رہی ہے انکو پورا کرنے میں ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے خواہ ہمیں اسوقت کیسی ہی تکلیف اور مصیبت کا سامنا کیوں نہ ہو۔ رسول کریم صلعم کے زمانہ میں عورتوں نے بھی بہت بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں میں اسوقت ایک واقعہ بہنوں کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ جنگ احد کے موقعہ پر جب کسی نے یہ غلط خبر مشہور کر دی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ تو شہر کی عورتیں دیوانہ وار باہر نکل گئیں۔ تا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حال معلوم کر سکیں۔ انہیں ایک نیک بی بی انصار عورتوں میں سے تھی جب وہ شہر کے باہر گئی ۔ تو کسی نے اسکو کہا۔ کہ تیرا باپ شہید ہو گیا ہے۔ اسنے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حال بتاؤ کہ وہ کیسے ہیں۔ اس شخص نے .... دوبارہ کہا تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا اس نے پھر یہی کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔ پھر اُس شخص نے کہا تیرا خاوند بھی جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ تب بھی اُس نے یہی کہا۔ کہ پہلے مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے متعلق بتاؤ۔ وہ کیسے ہیں لیکن پھر بھی اس شخص نے یہی جواب دیا۔ کہ تیرا بیٹا بھی شہید ہو گیا ہے۔ ... اس عورت نے جھنجھلا کر پوچھا۔ کہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال بتلاؤ۔ تب اس شخص نے کہا۔ ... وہ بخیر و عافیت واپس تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سنکر اس عورت نے کہا۔ الحمد للہ۔ اگر وہ زندہ اور سلامت ہیں تو سب کچھ ہے۔ مجھ کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ بہنو! کس قدر غور کا مقام ہے۔ کہ اس زمانہ کی صحابیہ عورتوں میں کسقدر قربانی اور ایثار کا مادہ موجود تھا۔ جبکہ اس عورت کو عزیز بھائی مشفق باپ اور پیارے بیٹے اور خاوند کے شہید ہونے کی خبر ایک ہی وقت میں ملی۔ پھر بھی وہ متواتر یہی پوچھتی رہی کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے۔ جب اس نے سنا۔ کہ وہ بخیریت ہیں۔ تو کہا الحمد للہ۔ اگر وہ ہیں تو سب کچھ ہے۔ حالانکہ اسکو چار عزیزوں کی شہادت کی خبر اچانک ایک ہی وقت میں ملی۔ اگر وہ اسلام کی شیدائی اور سچی عاشق اور اپنے اندر اسلام کیلئے ایک حقیقی تڑپ رکھنے والی نہ ہوتی۔ تو اسوقت ان خبروں کو سنتے ہی واویلا کرنے اور رونے لگ جاتی مگر وہ اس آیت کریمہ کو سمجھی ہوئے تھی۔ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہ دے تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ رب جہانوں کے کیلئے ہے۔ غرض اس طرح کی قربانیاں بہت سے صحابہ کرام اور صحابیات نے کیں۔ انہوں نے اپنی جان اور مال۔ عزیز و اقارب۔ عزت و آبرو کی .... پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں دیں۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ بارہا ایسا ہوا۔ کہ مالی قربانی کی تحریک ہونے پر صحابہ کرامؓ تمام کا تمام گھر بار اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیدیا۔ اور ہمارے لئے یہ نمونہ چھوڑ گئے۔ اور اپنے آپ کو قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا مصداق بنادیا ؛

آج بھی حقیقی اسلام یعنی احمدیت پر وہی وقت ہے۔ جو ابتداء اسلام میں اسلام کو پیش آیا۔ اور آج بھی احمدیت ہم سے وہی قربانیاں چاہتی ہے۔ جو صحابہ کرام نے کیں۔ آج احمدیت ہم سے ہر قسم کی قربانیوں کا پرزور مطالبہ کر رہی ہے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ غفلت اور سستی ترک کر کے اپنی جانوں اور مالوں اور اپنی عزتوں کو قربان کر کے جو جو مطالبات احمدیت ہم سے کر رہی ہے۔ انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔ آمین ثم آمین ؛

والسلام

(بہنوں کی دعا کی طالب خاکسارہ حمیدہ خانم)

(از دھوری پٹیالہ سٹیٹ)

وصیت

۴۳۷۲:- منکہ مسماۃ بھولی احمدی زوجہ میاں نور الدین صاحب احمدی قوم کشمیری پیشہ ٹھیکیداری تجارت عمر تخمیناً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸؍ دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن لوہیہ حال کھاریاں ڈاکخانہ و تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶ ۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے پاس اسوقت حسب ذیل زیور ہے

زیور چاندی تخمیناً ایک سو تولہ اور زیور سونا تخمیناً دس تولہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے آٹھویں (۱/۸) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے سوا میرے پاس کوئی جائداد نہیں۔ اگر اور کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بعد منظوری وصیت ہذا زیور مذکور کے ۱/۸ حصہ کی قیمت یکمشت یا بااقساط ادا کر دوں گی۔ لہذا وصیت نامہ لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہے۔ ۶ ۵/۳۵

گواہ شد:- محمد الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ ننہال بقلم خود

العبد:- مسماۃ بھولی زوجہ نور الدین سکنہ لوہیہ حال کھاریاں نشان انگوٹھہ موصیہ۔ گواہ شد:- نور الدین خاوند موصیہ سکنہ لوہیہ حال کھاریاں۔ ۶ ۵/۳۵

انعامی معمہ

جوابات زیادہ سے زیادہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء تک آنے چاہئیں

نیچے دس غلط الفاظ دیئے گئے ہیں جو کہ بہت آسان ہیں۔ انمیں سے کوئی بھی ایسا لفظ نہیں ہے جو ہر روز نہ بولا جاتا ہو۔

پہلا انعام...... ایک سال کے لئے مصباح مفت

دوسرا انعام.... چھ ماہ کے لئے مصباح مفت

شرائط:- صرف وہی حل منظور کئے جائینگے جو ملحقہ کوپن میں درج ہوں۔ (۲) ہر ایک کوپن کے ہمراہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ بطور فیس مقابلہ داخل کرنے ہونگے (۳) نام و مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھا ہونا ضروری ہے (۴) ہر ایک لفظ پر ہر ایک حرکت دینی ضروری ہے۔ ان شرائط پر عمل کئے بغیر کسی جواب پر غور نہیں کیا جائیگا جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر آنے چاہئیں

شیخ ایف - رحیم معرفت ایڈیٹر صاحب مصباح قادیان۔

نمبر شمار	غلط	معنے	درست
۱	بُغْداد	نام شہر	
۲	سُقْراط	نام حکیم	
۳	بَابَر	نام بادشاہ	
۴	چِنگیز خان	نام بادشاہ	
۵	بُقْراط	نام حکیم یونان	
۶	چُوغا	نام لباس	
۷	حُلیہ	نقشہ	
۸	مُلکہ	بیگم بادشاہ	
۹	دُرَّہ	تازیانہ	
۱۰	اُصْطَبَل	گھوڑوں کے رکھنے کی جگہ	

الراقم:- شیخ ایف۔ رحیم۔ قادیان۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دار الامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

پھول

پھول

(نعیمہ خاتون بنت مولوی محمد نور الدین صاحب اجمل احمدی گولیکی ۔ گجرات)

یہ پھول ڈی ۔ ایم ۔ سی کاٹن سے کاڑھا جائے ۔ پتے سبز اور پھول ہلکا گلابی ؎

یہ بیل تکیہ پر ڈی ۔ ایم ۔ سی کاٹن سے کاڑھی جائے ؎

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا